منشورِ محمدیؐ

۱۳۱۰

بنگلور

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم ؛ باخاتم دمہر آمدہ منشور محمدؐ ؛ توریت بلاتوریہ انجیل بتجیل ؛ گویان صفت و سیرت مبرو محمدؐ

نمبر ۵ | مطبوعہ ۱۵ صفر المظفر سنہ ۱۳۱۰ ہجری روز چہارشنبہ | جلد ۱۹

یہ اخبار عشرہ وار بمضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی قیمت اسکی سالانہ ۵ روپیہ بصیغہ پیشگی بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم مطبع آنی چاہئے

قبول اسلام

(حیدرآباد دکن مین)

اس ہفتہ مین بھی انجمن تبلیغ اسلام کی سعی و کوشش سے دو ہندو مسلمان ہوے ایک مرد اور ایک عورت۔ اب جملہ نعداد نومسلمون کی ۲۳۵ کو پہونچ چکی ہے۔ ایک شخص محمد محبوب نام دو سال سے کرستانون کے پھندے مین پھنس چکا تھا اور اسلام سے مرتد ہوکر دین عیسوی قبول کر لیا اور محبوب مسیح نام رکھہ کر پونا مین مشن کا نوکر ہو چکا تھا اور مشن ہی مین شادی بھی کر لی تھی۔ چند روز سے معتمد انجمن تبلیغ اسلام اور دوسرے اراکین انجمن اسلام کی خوبیون اور دین عیسوی کے عیوب و قبایح کو اس پر ظاہر کرتے رہے اور آخر مین مولوی شرف الحق صاحب صابری واعظ اسلام نے اسکے تمام شکوک کو زایل کئے اور وہ صدق دل سے اسلام قبول کیا۔

(کابل مین)

ایک ہندو برضا و رغبت خود مسلمان ہوا۔ فالحمد للہ۔ م۔ ع۔ از۔

(پورینہ مین)

اطراف پورینہ کے ایک مشہور و معزز حضرت جو ایک مس کے اشتیاق مین عیسائی ہو گئے تھے پھر مسلمان ہوے ع

بازآ بازآ گر توبہ شکستی بازآ۔

عشق بازی کز پئے رنگے بود۔ عشق نبود آخرش ننگے بود

عیسائیون سے مناظرے

(ہوڑہ مین)

ہوڑہ مین پادری ڈینیل اور حافظ عزیز الرحمن صاحب سے مناظرہ ہونے والا تھا اور کچہری کے میدان مین بہت سے آدمی مجتمع تھے لیکن پادری صاحب نے اپنی ایک چٹھی پر مناظرہ ختم کیا اور جلسہ مین آنے سے انکار محض کیا۔

(مٹیا برج مین)

مولوی عبدالوہاب صاحب مقیم مٹیا برج اور پادری منسٹر مسیح متعینہ مٹیا برج سے یون تو ہیر پھیر ہوتی رہی تھی

ایک روز بر سر راہ خوب ہی گفتگو آئی اور مناظرہ کی ٹھہر گئی

رہا تعلق مخفی مدام ای توفیق
پر آج بر سر راہ خوب برملا تھہری

آخر مولوی صاحب نے پادری صاحب سے تثلیث کا انکار کرا چھوڑا لیکن افسوس ہے کہ مولوی صاحب نے یہہ چاہا کہ ان سے اس امر کو لکھوالین اور اخبارون مین شایع کردین مگر اس مین چالاکی کرکے وہ حضرت اغماض کر گئے اور لکھنے سے انکار کی خیر آج نہین تو کل سہی ؎

دور مجھہ سے بہاگتے ہو پر چھپو گے تم کہان
یہہ بعینہ دوربین تیر کی نظر بنجائیگی

اسلام اور ادیان غیر

(بقیہ از نمبر ۴ جلد ۱۹)

ہمارے خیال مین اسلام نے کمی نہین کی تقریباً ہر ایک الزام و اعتراض کا جواب دیا گیا۔ اسلام نے اس خوبی سے دفعیہ کر دیا ہے کہ اب لوگون کو خود بخود اسکے طرف رجوع ہو گیا ہے اب وہ زمانہ اگیا ہے کہ ہم دفاعی جوابون سے رخ پھیر کر اپنے محاسن کے اظہار پر زور دین مین نہین کہتا کہ اگر کوئی دست بہ گلو ہو تو اسکا یہی جواب نہ دو میرا یہہ منشا ہے کہ اب ہماری تحریرات کی غرض بدل جانی چاہئے ہمارا فرض تھا کہ ہم اور ادیان والون کو اپنی جانب متوجہ کرلین لو الحمد للہ ہم نے کر دکھایا اب ساری دنیا والون کو اس امر کے معلوم کرنے کا شوق ہو گیا ہے کہ اسلام کیا ہے اور دنیا مین کیون آیا ہے اور یہہ اورون کو کیا سکھاتا ہے" یورپ والے تو بفضل خداوند کریم اس طرف خوب ہی متوجہ ہو گئے ہین اب ہمین اون کے دفعیہ اور مقابلہ کی کوئی ضرورت نہین ہے ان کے بہائی اونہین خود ساکت کرینگے اللہم لین اب اس سال مبارک مین ہمارا عزیز پرچہ منشور محمدی نکلنا شروع ہوا ہے ہم چاہتے ہین کہ اب اسمین بہت سے مضامین کارخ اسلام کے خوبیون اور برکات کے اظہار پر ہو وہ بہائی جو ہم مین شامل ہوتی ہین ان کو صرف یہ نہ دکہایا جاوے کہ ہم بیرونی حملون کو روک سکتی ہین بلکہ ان پر اس بات کا اظہار کیا جاوے کہ ہم ان ان صفات کے مالک ہین مولوی چراغ علی صاحب بہادر بالقابہ کی کتاب بابرکات اسلام کی دنیوی برکتین ہمارے منشا اور خواہش کی موئد ہو سکتی ہے اگر ہم اس طریقہ سے اورون پر اپنی خوبیون اور محاسن کا اظہار کر دین گے تو وہ خود بخود ہمارے طرف رجوع لائین گے۔ اس بات کا یقین کرلو کہ اب خود بخود لوگون کو اسلام کے جانب رجوع ہو گیا ہے اب تمہارے جدید بہائی تم سے زیادہ تر ثابت قدم اور راسخ الاعتقاد ثابت ہونگے یورپ والے تو مرید بہائی دیکھو گے کہ چند سال مین کیا کر دکہاتے ہین۔ تم اب یہہ کرو کہ انکی خدمت مین اپنی پاک دین کے مقدس خزائن اور محاسن بہیجتے جاؤ اور وہ اوسے اپنے ابنای جنس مین شہرت دین اب تمہارے مضامین اور تمہارے مباحث کا طریقہ اور ڈھنگ یون ہونا چاہئے کہ نماز کے کیا فوائد اور یہہ طریقہ کیون عمدہ اور ضروری ہے جہاد سے کیا مراد اور کیا فائدہ ہے روزہ کیا چیز اور کیون فرض ہے۔۔ مجھہ کو امید ہے کہ ہمارے ناظرین اخبار صداقت آثار کا میری اس رائے سے ضرور اتفاق ہو گا۔ خدا ہمارے ارادون

مین برکت ڈالے اور ہمکو عزم بالجزم کی روح عطا کرکے ہم مین اتفاق کی صفت قایم کرے - اللہم آمین -

میرزا سلطان احمد از لاہور -

پادری ٹی ولیم کی دل آزار کتاب
اور
دہلی کے باحمیت مسلمانون کا ڈپوٹیشن

دہلی کے باحمیت اور دین کے ہمدرد مسلمانون کا جو ڈپوٹیشن نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب کی خدمت مین اس دل آزار کتاب کے بارہ مین داد خواہی کے غرض سے گیا تھا وہ ۱۵ اگست کو مع الخیر والعافیتہ دہلی کو مراجعت کیا اور بامراد و کامیاب لوٹا -

نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے اس ڈپوٹیشن کی نہایت خاطر و مدارات کی اور بڑی مہربانی سے پیش آئے انہون نے ٹی ولیم کی دل شکن الفاظ پر نہایت ہی تاسف اور افسوس ظاہر فرمایا - اس امر مین بڑی کوشش کی یہہ ڈپوٹیشن اپنے اغراض مین کامیاب واپس جاوے سارے مسلمانون کو ان کی اس دلجوئی اور مہربانی کا شکریہ ادا کرنا چاہئے جو تحریری جواب انھون نے اس عرضداشت کا دیا ہے گو ذرا طویل ہے مگر نہایت موزون اور عمدہ ہے اسلئے یہان نقل کرنا مناسب سمجھا گیا -

جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب کا جواب جو حضور ممدوح نے بجواب عرضی اہل اسلام دہلی انکے ڈپوٹیشن کو بتاریخ ۱۳ اگست ۱۸۹۲ء کو اپنی زبان مبارک سے سنایا -

آپ لوگون نے اس عرضی مین لکھا ہی کہ دہلی کے مسلمان لوگ سرکار کے وفادار اور خیر خواہ ہین اس امر کی نسبت مجھے ذرا بھی شک نہین ہے - اور جب مینے اس کتاب کو دیکھا تو مجھے بہت افسوس ہوا کہ کسی صاحب انگریز نے ایک ایسی کتاب چھپوائی کہ جس سے "صرف یہہ نتیجہ برآمد ہو سکتا ہے کہ سب مسلمانون کے دلون مین سخت رنج ڈالا جاویگا" اور اسوجہ سے مجھے زیادہ افسوس ہوا کہ صاحب ممدوح ایک ممبر اوس مشن کا ہے جو مشن بمقام دہلی میرے زمانہ مین بذریعہ اسکول وغیرہ بہت سے کام مفید عام انجام دیا کرتا تھا اور جواب بھی جیسا کہ مینے سنا ہی ایسے کامون مین مصروف رہتا ہے -

آپ لوگون کو معلوم ہوگا کہ صاحب ممدوح زیر حکم اس گورنمنٹ کے نہین ہے وہ فعل مختار ہے جیسے آپ کے مولوی صاحب فعل مختار ہین اور صرف بمتابعت اپنی سوسائیٹی کے جو لندن مین ہی کام کرتا ہے - اسوجہ سے مجھے اول ذرا فکر تھا کہ اس معاملہ مین کیا کر سکتا ہون مگر پھر مینے سوچا کہ لاہور کے لارڈ پادری صاحب اس پادری صاحب کے مذہب کے بزرگ ہین اور نہایت عقلمند اور کشادہ دل ہین بہتر ہے کہ مین ان کے ساتھ صلاح اور مشورہ کرون جب مینے لارڈ پادری صاحب سے اس امر کا ذکر کیا تو مینے دریافت کیا کہ وہ بھی بہت افسوس کرتے ہین کہ ایسی کتاب چھپوائی گئی - بلکہ انہون نے مجھسے کہا کہ دو تین مہینے پیشتر از انکہ مسلمانون نے اس کتاب کو دیکھا مینے اسکو دیکھا تھا اور اسکی نسبت اپنی ناپسندیدگی پادری صاحب کو ظاہر کی تھی -

آخر الامر بھری اور لارڈ صاحب کی آپس مین یہ صلاح ٹھہری
کہ صاحب موصوف پادریصاحب کے نام ایک چٹھی لکھین
چنانچہ لارڈ پادریصاحب نے چٹھی لکھی اور کل کے روز
اس چٹھی کا جواب یہان پہونچا جس سے معلوم ہوا کہ
پادری ولیم صاحب خوشی سے اقرار کرتا ہے کہ وہ اپنی
کتاب کی اشاعت بند کریگا۔ سوائے اسکے اور عبارتون
سے جو اس چٹھی مین درج ہین مجھے کامل الطمینان ہے کہ
آیندہ کو صاحب ممدوح کوئی ایسی کتاب نہین چھپوائیگا
جسمین کچھ سخت کلامی یا بے ادبی ہوگی۔
اور آج صبح ایک تار برقی کی خبر میرے پاس پہونچی جس سے
معلوم ہوا کہ پادری ولیم صاحب نے ایک چٹھی مسلمانون
کے واسطے بطور صلح جوئی دپٹی کمشنر صاحب کے حوالہ
کردی پس جو کچھ مسلمانون کے زخم کا علاج کرنے کیواسطے
ممکن تھا پادری ولیم صاحب نے کردیا ہے۔ یہ بہت
قابل تعریف کے ہے اور مجھے امید ہے کہ اب کوئی باعث
سنج کا نہین رہے گا۔
آپ لوگون کو یاد رکھنا چاہئے کہ اگرچہ بعض دفعہ
بے خیالی سے کچھ نہ کچھ انسان کے منہ سے نکلے۔ مگر ان
دنون مین عیسائیون کے پادری لوگ اسلام کو ایسی
نظر سے نہین دیکھتے ہین کہ جیسے اگلے زمانہ مین دیکھا کرتے
تھے ہان بیشک وے کسی صورتون مین اسلام کے
مخالف تصور ہو سکتے ہین۔ جیسے آپ لوگ عیسائی مذہب
کے مخالف تصور ہو سکتے ہین یعنے وے آپ لوگون
کو عیسوی مذہب مین بحث کے ذریعہ سے لانا چاہتے
ہین مگر ان کے دل مین تعصب بہت کم ہوتا ہے۔

ایک خیر خواہ دلی اس بات کی ہین آپ لوگون کے پیش
کرتا ہون۔ یہ گارڈین۔ اخبار مورخہ ۲۲ جون سنہ ۹۲ ع
پرسون کے روز میرے پاس پہونچا اور اسمین مینے اس
سوسائیٹی کے ایک جلسہ کی رپورٹ پڑھی کہ جس سوسائیٹی
کا پادری ولیم صاحب ممبر ہے اوس جلسہ کے کنڈیکٹر بشپ
کے آرچ بشپ صاحب پرسیڈنٹ تھے جو چرچ آف
انگلنڈ مین رتبہ مین سب سے اعلے ہین اور وہان انہون
نے اپنی رائے اسلام کی بابت ظاہر کی مجھے اسوقت
فرصت نہین ہے کہ مین آپ لوگون کو سنا دون مگر
ایک نقل اوسکی آپ لوگون کے پاس بھجوا دون گا تاکہ
آپ لوگون کو معلوم ہو جاوے کہ کیسی فراخ دلی سے آرچ
بشپ صاحب نے آپ کے مذہب کی بابت بحث کی
یہ فراخ دلی سب لوگون کے لئے کہ وہ عیسائی یا مسلمان
ہون ایک نمونہ ہے جسکو امید ہے کہ آپ لوگ بھی مدنظر
رکھین گے۔
آپ لوگون کی حیثیت ایسی ہے کہ مسلمانون کا ستانا
یا ان کو دلاسا دینا آپ لوگون کے اختیار مین ہے
اسوجہ سے آپ کی ذمہ داری بھاری ہے۔ اگر مین
آپ کی حمایت اور مددگاری کرتا ہون تو صرف اس
شرط سے کرتا ہون کہ آپ اپنے فرایض اور ذمہ داری
ہمیشہ پورے طور پر ادا کرتے رہین گے۔

(دستخط) ۱۴ اگست سنہ ۹۲ ع مقام شملہ
ڈبلیو ایس ڈیوس صاحب پریویت
سکرٹری نواب لفٹنٹ گورنر
بہادر پنجاب۔

وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لہم

جواب نور افشان جلد ۲۰ نمبر ۳۰ مطبوعہ ۲۸ جولای سنہ ۱۸۹۲ء صفحہ اول کالم اول سطر ۶

قولہ مسیح نے بھی ایکبار گناہون کے واسطے دکھہ اٹھایا یعنے راست باز نے ناراستون کے لئے الخ

اقول یہ درس کتب سابقہ کی ضد ہے۔ شریر لوگ صادقون کے بدلے اور خطاکار راست بازون کے عوض فدیہ جائینگے امثال ۲۱-۱۸۔ بمقابلہ کتب سابقہ خط مسٹر پطرس کچھ وقعت نہین رکھتا اگر بفرض محال ہر دو درس مذکورہ ہم پلہ سمجھے جائین تو اذا تعارضا تساقطا کا حکم نافذ ہوگا۔ اور غرض اڈیٹر نور افشان کی یہ ہے کہ کھینچ تان کر عیسائی بھائیون کے بدکاریان حضرت مسیح کے سر تھوپ کر جو کہ راست باز و برگزیدہ تھے سولی دیکر و کفارہ کرا کر عیسائی بھائیون کو خوش کرین مگر یہ بات بچند وجوہ باطل ہے۔

اوّل یہ کہ وہ جان جو گناہ کرتی ہی سو ہی مریگی بیٹا باپ کے بدکاری کا بوجھ نہین اوٹھاویگا اور نہ باپ بیٹے کے بدکاری کا بوجھ اوٹھاویگا صادق کی صداقت اسی پر ہوگی اور شریر کی شرارت اسی پر پڑیگی۔ حزقیل ۱۸-۲۰۔ ورنہ سراسر ظلم و ناانصافی پائی جاویگی بقول شخصے نانی خصم کرے تو اساوند بہگتے۔ دوسرے یہہ کہ حضرت مسیح مصلوب نہین ہوے کیونکہ شہر ناصرت کے عیسائی کہتے تھے کہ مسیح کے عوض ایک شخص شبیہ بنکر مصلوب ہوا دیکھو دین حق کی تحقیق صفحہ ۸۸۔ اور ایک فرقہ کا قول ہے کہ شمعون فورینی مصلوب ہوا دیکھو رسالہ مسیح ابن اللہ صفحہ ۱۶۔ اب بمقابلہ عیسائیان مذکورہ بالا آپ کا شور و غوغا لیاقت قبولیت کی نہین رکھتا ہی۔

تیسرے یہ کہ اگر جناب مسیح علیہ السلام بخوشی و رضامندی گنہگار عیسائی بھائیون کے نجات کے واسطے مصلوب ہوتے تو الفاظ ایلی ایلی لما سبقتانی ہرگز نہ فرماتے اور جب خوشی سے مصلوب نہوے تو بس کفارہ معلوم۔

چوتھے یہ کہ مصلوبیت حضرت مسیح اگر تمام جہان کے نجات کا وسیلہ ہوتی تو کتب مقدسہ مین ضرور اس مسئلہ کا بصراحت تمام بیان ہوتا سو اس کا پتہ نہین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تحریر صاحب نور افشان دکھہ اوٹھانا حضرت مسیح کا ناراست عیسائی بھائیون کے لئے سراسر من گھڑت ہے۔ باقی تحریر صاحب نور افشان قابل التفات نہین کیونکہ جب اسلام خود گریہ وزاری و تعزیہ داری و مجالس وغیرہ وغیرہ کو باعلان تمام رسومات کفریہ و بدعیہ کہہ رہا ہے اسپر اعتراض کرنا صاحب نور افشان ہی کا کام ہے فقط

اللہ آپ کو راہ راست پر لاوے۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ

راقم۔ عبدالمجید از اتاوہ۔

پادشاہون کی منطق

تعصب اور بیدینی ہی ایک عجیب بلاء درد انگیز ہے اور وبا بے درمان ہے جس مین نہ صرف عوام بلکہ خواص بھی (جو بہ نسبت عوام کے اپنی ذات کو از راہ استکبار افضل و اکمل قرار دیتے ہین) مبتلا ہین۔ ایسے لوگ دوسرون کے لئے تو ٹھوکر کا باعث ہین ہی مگر آپ بھی گندہک اور آگ کی جہیل کے وارث بنے ہوے ہین۔ متی ۱۳ باب ۴۲ و ۵۰۔ اور ۲۵ باب ۴۱۔

متعصب کو تسلیم حق اسی طرح مشکل ہے جسطرح اونٹ کا

سوئی کے ناکے مین گذرنا متی ۷ باب ۱۹ آیت ۲۴۔ اور ۱۹ باب ۲۴۔
تعصب ایسی بُری بلا ہے کہ جسمین مبتلا کی طرح ظاہری آنکھیں
صاف نظر آتی ہین، مگر بینائی مطلقاً نہین۔ اہل علم جو متعصب
ہین وہ درخت بے ثمر اور دریائے خشک سے بدتر ہین۔
ایسے لوگ اگرچہ زیور علم سے آراستہ ہوتے ہین مگر وہ اندرین
کے پہل مین کہ بظاہر رنگ خوشنما اور خوشبوئی پاکیزہ
لیکن ذایقہ مین تلخ و ناگوار۔ اگرچہ انصافاً تعصب ہر فرد بشر
کی رگ وپے مین خون کی طرح کم و بیش ساری وطاری ہے
لیکن اس صفت مذموم کے لئے مذہب عیسائی خاص اور ہماری
مہربان پادری تہاکرداس صاحب ان سب مین اخص ترین
درجہ رکھتے ہین۔
جس زمانہ مین منشور محمدی بنگلور سے بڑی آب و تاب کے ساتھ
جاری تھا ہمارا مخالف لودہیانوی اخبار نور افشان اسلام
پر معترض ہوتے ہوے ہمیشہ گھبراتا تھا بلکہ ہماری نکتہ چینیون
پر بھی اغماض کر جاتا تھا۔ چنانچہ کلیسیا کے پچاسوین سال
کے جلسہ مین خود پادری سی بی نیوتن صاحب مہتمم اخبار
مذکور نے اپنی راے یہہ ظاہر کی تھی کہ اہل اسلام سے بحث
نہ کی جاوے کیونکہ اسمین عیسائی مذہب کا تنزل و نقصان
ہے اور یہہ راے نور افشان مین چھپکر اسی زمانہ مین شایع
بھی ہو چکی تھی۔ چند عرصہ تک اس راے کا عمل درامد رہا
مگر جب برادران اسلامی کی بے حمیتی اور عدم توجہی نے
منشور محمدی کو زاویۂ عدم کا معتکف بنایا تب نور افشان
نے اپنی اس سابقہ راے کو متروک کرکے پھر ہاتھ پاؤن
مارنا شروع کیا حتی کہ جن باتون کی اسلام سخت مخالفت
کرتا ہے جہلا کے حالات پر اندازہ کرکے صاحب نور افشان
انہین کو اسلام کے نورانی چہرہ پر داغ بدنامی قایم کرتا اور
جن امورات کا اسلام مین نشان نہین انہین کو وہ اسلام
مین داخل کرکے معترض ہوتا ہے۔
نور افشان کا کوئی کالم ایسا نہین نکلتا جس مین ذرا
وذرا سی بیہودہ بات پر واہیات تحریر نہ ہو۔ اگرچہ
بالاجماع وہ سب تحریرین ایسی ہوتی ہین کہ ان پر خامہ
فرسائی محض تضیع اوقات ہے مگر کہان تک خاموش
رہون دل بیساختہ چاہتا ہے کہ جواب دیجئے کیونکہ حد
سے زیادہ خاموشی بھی بہتر نہین ہوتی۔ کم بولنا اداہی
ہر چند بہتر ہے اتنا۔ لیکن ای برادران اسلامی اگر آپ کا
کوئی خادم جواب لکھے تو وہ کہان اور کیونکر طبع ہوکر
مخالف و موافق کی نظر سے گذرے۔ آپ کا قومی و
اسلامی صرف ایک ہی اخبار تمام ملک ہندوستان
مین منشور محمدی تھا سو وہ تو سب بھائیون کی مہربانی
اور فیاضی کی وجہ سے بند ہو گیا اور قریبًا ۴ ہزار روپیہ
کا بار اس کی گردن پر رکھہ کر بے فکر ہو گئے۔ اب آپ سے
کہ کوئی جواب دے تو کیا دے۔ ای غیرت مندان
اسلام کیا ایک سال تمام مین صرف پانچ روپیہ خدا کی
راہ مین صرف نہین ہوتے کیا آپ کو پسند نہین آتا کہ
آپ کے سچے دین کی صداقت ہر ماہ مین تین بار ظاہر
ہو کر مخالفین کا دم بند کر دیا کرے۔ آپ کے مخالف
تو ہزارہا روپیہ خرچ کرتے رہین۔
اب چند سال کے بعد منشور محمدی کا توکلت علی اللہ
پھر اعلان ہوا ہے اگر آپ نے اب بھی قدر نہ کی تو
قیامت ہی۔ نور افشان مطبوعہ ۷ اگست سنہ ۱۸۹۰ء

مین ایک مضمون بعنوان بادشاہون کی منطق پادری تہاکرداس صاحب کے طرف سے شایع ہوا ہی - اس مضمون مین پادری صاحب نے رسالہ سپیک ٹیٹر کچہ ایک نئی اور عجیب منطق کا خلاصہ لکہا ہے پادری صاحب لکہتے ہین کہ سپیک ٹیٹر مین لکہا ہے کہ سقراط کا یہہ منطق تہا - اور ارسطو کا اسکے علاوہ یہہ تہا اور یورپ مین پہر یہہ قاعدہ جاری ہوا کہ مخالف فریق کو حرب وضرب سے مغلوب کرتے تہے ایک برا بادشاہ لوئیس چہاردہم اپنے زور پر ایسا نازان ہوا کہ اوس نے اپنی برے برے توپون کے منہ پر یہہ عبارت لکہی - بادشاہون کی منطق - یعنے یہہ بادشاہون کی منطق ہے - اس ذکر کے بعد پادری صاحب افسوس کے ساتھہ لکہتے ہین کہ سپیک ٹیٹر نے اپنی اس منطق کو (یعنے جنگ وجدل سے مخالف کو مغلوب کرنا) محمد صاحب سے کیون نہین منسوب کیا کہ لوئیس سے کئی صدی پیشتر محمدؐ نے اس منطق کو ایجاد کر دیا تہا کہ جو مخالف کسیطرح قابل نہو وہ قتل کیا جاوے - لوئیس نے تو توپ کو بادشاہون کی منطق کہا لیکن شاہ عرب (محمد صلعم) نے تلوار کو بہشت کی کنجی بتایا - بعد اسکے آپ نے سورہ توبہ رکوع اول آیۂ ۵ کو بثبوت مین لکہا ہے -

اسکے جواب مین صرف اسقدر کہا جاتا ہے کہ پادری صاحب کو آنحضرتؐ کی عداوت نے ایسا برانگیختہ کر رکہا ہے جس مین ان کو بلا بانگ بے ہنگام کئے چارہ کار باقی نہین رہتا -

سپیک ٹیٹر کو شاید پادری صاحب کا حوصلہ وعلم نہ تہا کہ جس نے اس منطق کو آنحضرتؐ سے منسوب نہ کیا - پادری صاحب مجبور ہین کہ اب اس رسالہ مین تحریف نہین کر سکتے اور اگر کرین بہی تو اہل علم کے مقابلہ مین سپیک ٹیٹر حجت نہین ہو سکتا - بہرحال جو کچہہ ہین ہرا نورافشان نے کاملون کو سیاہ کر دیا - جو لوگ دعائے اسلام پر عبور رکہتے ہین وہ خوب جانتے ہین کہ اسلام ایسی باتون سے قدیم سے پاک وصاف ہے - چنانچہ خود سپیک ٹیٹر نے آنحضرتؐ پر یہہ الزام نہین لگایا اور مخالفین کے بڑے بڑے علماء متقدمین اپنی اپنی تصانیف مین اسکا ذکر کرتے ہوے اپنے ہم مشربون کو جواب دیتے ہین کہ مذہب اسلام صرف وعظ وپند ونصیحت وتلقین کے ذریعہ سے شایع ہوا اور اقوام مفتوحہ خلفاء اسلام کی رعایا ہوکر اپنی فرایض مذہبی کو آزادی سے علی الاعلان ادا کرتے تہے ان پر کوئی جبر نہ تہا - دیکہو توارنیر براڈلے وغیرہ اور اپالوجی گوڈفری ہگنس صاحب واپالوجی جان ڈیون پورٹ صاحب وغیرہ -

باقی رہا جہاد اسلامی تو وہ صرف رفع شر کے لئے تہا اور اس مین بہی ہر طرح کی رعایت وہمدردی ملحوظ تہی یعنے صرف شریر کو اوسکی شرارت کی سزا دیجاتی تہی اور لڑکون اور بڈہون اور عورتون اور ہتہیار ڈالنے والون اور طلبگاران امن وامان کو باوجود ان کی شرارت کے قتل ونہب سے محفوظ رکہا جاتا تہا -

بائبل کی بے رحمی ووحشیانہ قتل کیطرح یہ جہاد نہ تہا جس مین بے گناہ معصوم بچے اور مویشی اور عورتین اور بوڑہے وغیرہ قتل کئے جاتے تہے اور کسی طرح کسیکو پناہ نہین دی جاتی تہی اور طرہ یہ کہ بائبل کی ان

سب خونریزیون مین خدابھی بنی اسرائیل کا شریک رہتا تھا بلکہ وہ خود لوگون کو قتل کرتا اور لشکر کے آگے آگے چلتا تھا۔

پس کیا یہہ تعجب انگیز امر نہین کہ پادری صاحب بائبل کے وحشیانہ قتل عام وجبر وستم کو تو منجانب اللہ سمجھین اور اسلام کے رفع شر وشیوع حق کو عیب کی نگاہ سے دیکھین۔

بعض پادری جواب دیا کرتے ہین کہ جہاد موسوی دنیوی جنگ تھا۔ مگر عاقل سمجھہ سکتا ہے کہ جب خدا نے دنیا کی طلب کے لئے ایسی بے رحمی کو بائبل مین جائز رکھا تو اوس کی خدائی معلوم اور جس کتاب مین خدا دنیا کے حصول کے لئے ایسی سخت خونریزی کا حکم دے تو وہ کتاب کیونکر الہامی تسلیم ہوسکتی ہے۔

اور الزاما کہا جاتا ہے کہ جس خدا نے منفعت دنیا کے لئے قتل ونہب کا حکم دیا اور خود بھی شریک رہا وہ دین کی آزادی یا رفع شر کے لئے واجبی جنگ کو کیونکر ناپسند کرسکتا ہے

اور جس آیۂ سورۂ توبہ سے آپ عامۃ قتل اسلامی قرار دیتے ہین وہ بالخصوص متعلق ان مشرکین عرب کے نازل ہوی تھی جنہون نے بعد صلح حدیبیہ کے عہد وپیمان امن وامان کو توڑ ڈالا تھا اور انکو بھی چار ماہ تک مہلت دیگئی تھی کہ اس عرصہ مین اپنے فعل سے تائب ہون۔ یا سامان حرب وضرب آراستہ کرین۔ چنانچہ بعد چار ماہ کے ان لوگون سے امن قایم رکھنے کے لئے جنگ کیا گیا۔ سورۂ توبہ کی اول آیت سے ۵ تک ملاحظہ ہو۔ پادری صاحب نے دیانت داری سے اصل مدعا کو چھپا کر صرف پانچویں آیت لکھہ دی کہ عوام کو تذبذب ہوجاے مگر یاد رہے کہ خدا کے خلاف کوی ہتھیار کارآمد نہین ہوتا فقط۔

راقم سید غلام مولیٰ ازبوڈاہیڑی

وفات حسرت آیات

ہم نے بڑے افسوس سے اس خبر کو معلوم کیا کہ بمبئی مین جناب سید عماد الدین صاحب فاعی نے ہفتہ گذشتہ مین انتقال فرمایا صاحب موصوف اخبار کے خوش معاملہ خریدارون اور اسکے ترقی خواہون سے تھے۔ اور خاندان رفاعیہ کے سربرآوردہ رکن تھے۔ اسدفعہ جب منشور محمدی کے اجراء کے اطلاعی کارڈ بھیجے گئے تو سب سے پہلے اظہار مسرت مین جو خط پہونچا آپ ہی کا تھا۔ اور سب سے اول جو قیمت اخبار وصول ہوی انہین کی تھی اللہ ان پر رحم کرے۔

بمبئی مین منشور محمدی کے ایجنٹ

عرصۂ دراز سے جناب محمد ہاشم صاحب اوشن میل سرویس مقیم کھانڈیکا محلہ روبرے گندہ تالاب جو منشور محمدی کے بڑے خیرخواہ ہین اخبار کی ایجنٹی محض بہ نیت ثواب قبول فرمائی آور اسکی اشاعت اور مسلمانون کو خریداری پر آمادہ کرنے مین ہمیشہ نہایت سرگرمی کے ساتھ ساعی رہتے اور خریداران اخبار سے قیمت بہی وصول کرکے ارسال فرمایا کرتے ہین لہذا بمبئی کے مشتریان اخبار کی خدمات مین گزارش ہی کہ اگر صاحب

مطبع بحرالاسلام واقع معسکر بنگلور مین باہتمام محمد شریف چھپا